سلطان صلاح الدین ایوبی کے بھائی ملک العادل کے ساتھ اپنی بہن کی شادی کے جہیز میں دے دینے کا فیصلہ کر کے عملی طور پر اپنے دعوے سے دستبرداری اختیار کر لی تھی۔

اس سرزمین کے تیسرے دعوے دار مسلمان ہیں ان کا کہنا ہے کہ اگر حضرت ابراہیم سے ان کی اولاد کو خدا تعالیٰ نے فلسطین کی حکومت عطا کرنے کا کوئی وعدہ کیا تھا تو عرب جو سیدنا ابراہیم ہی کی اولاد ہیں۔ اور یہود (جنھیں اولادِ ابراہیم ہونے کا دعویٰ ہے) کی نسبت اس وعدے کی بنا پر حکومت سازی کے زیادہ مستحق ہیں کیونکہ ان کی تعداد یہود سے کہیں زیادہ ہے۔ اور اگر کسی علاقے کے قدیم باشندے ہونے کی بنا پر استحقاق کا دعویٰ کیا جا سکتا ہے تو عبرانیوں سے قبل کے کنعانی جو آج اہلِ فلسطین کہلاتے ہیں اور اسرائیل سے بے گھر کر دیے جانے کے بعد شام، مصر، لبنان اور اردن میں پناہ گزینوں کی حیثیت سے زندگی بسر کر رہے ہیں ارضِ فلسطین میں حکومت بنانے کے زیادہ مستحق ہیں اور چونکہ یہ کنعانی اب مسلمان ہیں اس لیے ارضِ فلسطین مسلمانوں کا علاقہ متصور ہونا چاہیے۔

دل لرز اُٹھے نہ کس طرح تماشائی کا

ضبط کی تاب نہ یارا ہے شکیبائی کا
اب خدا حافظ و ناصر دلِ سودائی کا

مجھ سے حق چھین لیا ہے مری گویائی کا
یہ صلہ مجھ کو ملا ہے مری مسیحائی کا

شرفِ سنگِ در یار جو بخشا مجھ کو
کہ سلیقہ بھی عطا ناصیہ فرسائی کا

لغو حرکات سے پرہیز گناہوں سے گریز
فائدہ کم ہے یہ کیا گوشۂ تنہائی کا

کفر و ایماں کی لڑائی میں یہ ممکن ہی نہیں
مردِ مومن ہو اُسے خطرہ ہو پسپائی کا

سیر کر سکتا نہیں گلشنِ مقصود کی تو
خوف ہے دل میں اگر بادیہ پیمائی کا

اپنی فطرت پہ گر انسان کبھی غور کرے
دھیان آئے نہ کبھی دل میں خود آرائی کا

نام میرا ہے مگر کام یہ سب ہے تیرا
کیا طریقہ ہے مری حوصلہ افزائی کا

حسن سیرت کا ہو فقدان اگر انسان میں
مول کوڑی نہیں پھر حُسن کی زیبائی کا

دیکھ کر شاخ پہ شادابیٔ گل کا انجام
دل لرز اُٹھے نہ کیوں ایک تماشائی کا

موت کا ذکر بھی ہو فکر بھی ہو محشر کی
ہے تقاضا یہی عاجزؔ تیری دانائی کا

عبدالرحمٰن عاجزؔ
مالیر کوٹلوی